جلد ۲۹ | ۱۷ وفا ۱۳۲۰ ش | ۲۴ جمادی الآخری ۱۳۶۰ ھ | ۲۰ جولائی سنہ ۱۹۴۱ ع | نمبر ۱۶۳

روزنامہ الفضل قادیان ——— ۲۴ جمادی الاخری ۱۳۶۰ھ

لڑکیوں کی مروجہ تعلیم کے نتائج

مروجہ تعلیم نے اگرچہ لڑکوں کے لئے بھی بہت سی مشکلات پیدا کر دی ہیں۔ اور تعلیم یافتہ بے کاروں کی تعداد میں بہت زیادہ اضافہ ہو چکا ہے۔ کیونکہ ان کو جو تعلیم دی جاتی ہے۔ وہ صرف ملازمت کرنے والوں کے کام آ سکتی ہے۔ اور چونکہ ملازمتیں محدود ہوتی ہیں۔ اس لئے زیادہ تر تعلیم یافتہ نوجوانوں کو بے کار رہنا پڑتا ہے۔ لیکن لڑکیوں کے لئے تو یہ نہایت ہی مضر ثابت ہو رہی ہے۔ کیا بلحاظ اخلاق اور کیا بلحاظ صحت اس کے نقصانات روز بروز زیادہ نمایاں ہو رہے ہیں۔ اور وہ قومیں جو مرد و عورت کے بے محابا ایک دوسرے سے ملنے کو معیوب نہیں سمجھتیں۔ اور عورتوں کے پردہ کو زمانہ جاہلیت کی یادگار قرار دیتی ہیں۔ وہ بھی مروجہ تعلیم کے طریقوں اور اس کے اثرات سے نالاں ہیں۔

کچھ ہی دن ہوئے۔ ہندوؤں کے مشہور لیڈر بھائی پرمانند جی نے اپنے اخبار "ہندو" میں "لڑکیاں کدھر جا رہی ہیں" کے عنوان سے ایک مضمون لکھا تھا جس میں بتایا تھا کہ ہندو لڑکیاں مغربی تعلیم کی رو میں بے تحاشہ بہتی جا رہی ہیں۔ عام طور پر وہ مغربی لوگوں کی خوبیاں تو اخذ نہیں کرتیں۔ لیکن ان کی برائیاں حاصل کر لیتی ہیں۔ جن کے نہایت افسوسناک نتائج نکل رہے ہیں۔ اس کے متعلق انہوں نے کچھ مثالیں بھی دی تھیں۔ اور بتلایا تھا۔ کہ مروجہ تعلیم لڑکیوں کے لئے سخت نقصان رساں ثابت ہو رہی ہے۔ اس قسم کے مضامین وہ عام طور لکھتے رہتے ہیں۔ اور مروجہ تعلیم اور اس کے حاصل کرنے کے طریق کے برے نتائج سے ہندوؤں کو آگاہ کر کے تلقین کرتے رہتے ہیں۔ کہ لڑکیوں کو ایسی تعلیم سے باز رکھیں۔ اور ہندوؤں کے سنجیدہ طبقہ کی انہیں پوری تائید حاصل ہے۔

جب ہندوؤں کی یہ حالت ہے جن میں پردہ کا رواج نہیں۔ تو اندازہ لگایا جا سکتا ہے۔ کہ مسلمان لڑکیوں پر جن کے لئے پردہ کی پابندی اسلام نے ضروری قرار دی ہے۔ مروجہ تعلیم کیا اثر ڈال رہی ہے۔ انہی خطرات کے پیش نظر حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ نے ضروری قرار دیا ہے۔ کہ اعلےٰ تعلیم پانے کا ارادہ رکھنے والی لڑکیوں کے لئے دینی تعلیم پر خاص زور دیا جائے۔ تاکہ اسلامی عقائد اور اسلامی تعلیم اس عمدگی سے ان کے ذہن نشین ہو جائے۔ کہ مروجہ تعلیم کے برے اثرات سے بچ سکیں۔

ان حالات میں خدا تعالےٰ کے فضل کے ماتحت یہ توقع تو کی جا سکتی ہے۔ کہ نصرت گرلز ہائی سکول قادیان میں تعلیم پانے والی لڑکیاں ان برے اثرات سے محفوظ رہ سکتی ہیں۔ جو دوسرے مقامات پر ہو رہے ہیں۔ لیکن عام طور پر یہ دیکھا گیا ہے کہ تعلیم یافتہ لڑکیاں گھر بار کے کام سے جی چراتی۔ اور صرف پڑھنا لکھنا اپنا فرض سمجھتی ہیں۔ حالانکہ گھر کے کاموں میں حصہ لینا نہ صرف ان کی آئندہ زندگی کے لئے ضروری ہے۔ بلکہ ان کی صحت کے لئے بھی مفید ہے۔ حال ہی میں ایک لنڈن کے اخبار میں شائع ہوا ہے۔ کہ خیال تو یہ تھا کہ بوجہ لڑائی لوگوں کی صحت خراب ہو جائے گی۔ لیکن حالات اس کے الٹ ہیں یعنی لڑائی کے دوران میں انگلستان کے لوگوں کی صحت پہلے کی نسبت اچھی ہو گئی ہے۔

اس کی وجہ معلوم کرنے کے لئے گورنمنٹ نے چند قابل ڈاکٹروں کا ایک بورڈ مقرر کیا۔ جس نے بڑی تحقیق کرنے کے بعد یہ سبب معلوم کیا۔ کہ چونکہ اب انگلستان میں ایسے لوگ بھی فوج میں ملازم ہو گئے ہیں۔ جو گھروں میں کام کیا کرتے تھے۔ اس لئے عورتوں کو کھانے پکانے کا کام اپنے ہاتھوں کرنا پڑتا ہے۔ اس طرح لوگوں کو خوراک بہت اچھی ملتی ہے۔ اور ان کی صحت پہلے کی نسبت بہتر ہو رہی ہے۔ ان حالات میں انگلستان کے ڈاکٹروں کی رائے یہ ہے کہ گھر کا کام عورتوں کو خود کرنا چاہیئے۔ اور نوکروں پر نہیں چھوڑنا چاہیئے۔ اس طرح نہ صرف ان کی بلکہ ان کے خاندان کی صحت پر بہت اچھا اثر پڑے گا۔

پس تعلیم یافتہ احمدی لڑکیوں کو گھر کا کام کرنے سے قطعاً دریغ نہیں کرنا چاہیئے۔ خاص کر اس لئے بھی کہ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کا اپنی جماعت کو اپنے ہاتھ سے محنت و مشقت کا کام کرنے کا جو ارشاد ہے اس پر عمل کر کے وہ بھی ثواب حاصل کر سکیں۔ کئی بار حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ نے بذات خود کدال سے مٹی اکھیڑنے اور مٹی کی ٹوکری اٹھانے کا کام کیا۔ جماعت کے دوسرے بزرگ اور حضرت اماں جان بھی اس قسم کے کاموں میں حصہ لیتے رہتے ہیں۔ ہماری جماعت کی خواتین اور خاص کر تعلیم یافتہ لڑکیوں کو چاہیئے۔ کہ اپنے گھر کا کام مثلاً کھانا پکانا۔ کپڑے سینا۔ یا دھونا وغیرہ بخوشی سے کیا کریں۔ کیونکہ جہاں دنیا میں ترقی کرنے والی جماعت کے مردوں کے لئے ضروری ہے کہ وہ اپنے آپ کو مشقت برداشت کرنے کے عادی بنائیں۔ وہاں عورتوں کے لئے بھی ضروری ہے کہ محنت و مشقت کے وہ کام جو اپنے گھر میں سرانجام دے سکیں۔ ان سے عار محسوس نہ کریں۔

مدینۃ المسیح

قادیان ۱۸ وفا ۱۳۲۰ ہش۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کے متعلق۔ آج شب کی اطلاع مظہر ہے۔ کہ حضور کی طبیعت دردشکم کی وجہ سے ناساز ہے احباب حضور کی صحت اور درازیٔ عمر کے لئے دعا جاری رکھیں ؛

خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام میں خیر و عافیت ہے۔

حرم حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ تعالےٰ عنہ ان اصحاب کا شکریہ ادا فرماتی ہیں۔ جنہوں نے مولوی عبد المنان صاحب عمر کی صحت کے لئے دعا کی۔ احباب مولوی عبد السلام صاحب عمر کی صحت کے لئے بھی دعا کریں۔ جو کہ کشمیر میں بعارضہ بخار بیمار ہیں۔

شیخ محمود احمد صاحب عرفانی ایڈیٹر الحکم کو ذیابیطس کی تکلیف ہے۔ جس میں اب بہت اضافہ ہو گیا ہے۔ اور بائیں پہلو پر زیادہ اثر پڑ رہا ہے۔ احباب ان کی صحت کے لئے دعا کریں ؛

خدا کے فضل سے جماعت احمدیہ کی روز افزوں ترقی

اندرون ہند کے مندرجہ ذیل اصحاب ۵ جولائی سے ۱۴ جولائی ۱۹۴۱ء تک حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کے ہاتھ پر بیعت کر کے داخل احمدیت ہوئے۔

۲۰۳۰ - مٹھو صاحب سرگودہا
۲۰۳۱ - رسول بی بی صاحبہ "
۲۰۳۲ - حشمت اللہ صاحب لائل پور
۲۰۳۳ - شیخ فضل احمد صاحب راولپنڈی
۲۰۳۴ - محمد الدین صاحب گورداسپور
۲۰۳۵ - اللہ بخش صاحب "
۲۰۳۶ - کیمو صاحب "
۲۰۳۷ - فتح محمد صاحب "
۲۰۳۸ - عزیز النساء صاحبہ بریلی
۲۰۳۹ - بشیر احمد صاحب "
۲۰۴۰ - سعید احمد صاحب "
۲۰۴۱ - شریف احمد صاحب "
۲۰۴۲ - سیدہ خاتون صاحبہ "

۲۰۳۳ - اسمٰعیل صاحب امرتسر
۲۰۳۴ - میر محمود علی صاحب پوری
۲۰۳۵ - نواب الدین صاحب گورداسپور
۲۰۳۶ - خیر الدین صاحب سیالکوٹ
۲۰۳۷ - حامد حسین صاحب کانپور
۲۰۳۸ - عبد المجید صاحب لاہور
۲۰۳۹ - عبد الماجد صاحب "
۲۰۴۰ - عبد الرشید صاحب "
۲۰۴۱ - غلام زہرہ صاحبہ "
۲۰۴۲ - منور بی بی صاحبہ "
۲۰۴۳ - فضل الدین صاحب سیالکوٹ
۲۰۴۴ - اللہ بخش صاحب جھنگ
۲۰۴۵ - کرم علی صاحب سرگودہا

۲۰۴۶ - محمد موسےٰ صاحب سرگودہا
۲۰۴۷ - عیسےٰ صاحب "
۲۰۴۸ - محمد یوسف صاحب "
۲۰۴۹ - نعمت اللہ صاحب ۲۴ پرگنہ
۲۰۵۰ - کریم بخش صاحب گورداسپور
۲۰۵۱ - محمد عبد اللہ صاحب کسولی
۲۰۵۲ - ظہور فاطمہ صاحبہ لاہور
۲۰۵۳ - مستری معراج الدین صاحب لاہور
۲۰۵۴ - ڈاکٹر محمد حسین صاحب وزیرستان
۲۰۵۵ - گوہر بی بی صاحبہ سیالکوٹ
۲۰۵۶ - محمد شریف صاحب "
۲۰۵۷ - چوہدری محمد انور صاحب جبل پور

چند زود نویس نوجوانوں کی ضرورت

چند ایسے احمدی نوجوانوں کی ضرورت ہے جو زود نویسی کا ملکہ رکھتے ہوں۔ اور تھوڑے سے عرصہ کی مشق سے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کی تقریریں اور خطبات عمدگی کے ساتھ قلم بند کرنے کی قابلیت پیدا کر سکیں۔ تنخواہ قابلیت کے مطابق دی جائیگی۔ جو نوجوان اپنے آپکو اس کام کے اہل سمجھتے ہوں۔ وہ جلد درخواستیں بھیجدیں۔ ناظر دعوۃ و تبلیغ

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

تقویٰ کی زندگی حاصل کرو

ہماری جماعت کے لئے ضروری ہے کہ اس پُر آشوب زمانہ میں جبکہ ہر طرف ضلالت غفلت اور گمراہی کی ہوا چل رہی ہے۔ وہ تقوےٰ اختیار کریں۔ دنیا کا یہ حال ہے کہ اللہ تعالےٰ کے احکام کی عظمت نہیں ہے۔ حقوق اور وصایا کی پرواہ نہیں ہے۔ دنیا اور اس کے کاموں میں حد سے زیادہ انہماک ہے۔ ذرا سا نقصان دنیا کا ہوتا دیکھ کر دین کے حصے کو ترک کر دیتے ہیں۔ اور اللہ تعالےٰ کے حقوق ضائع کر دیتے ہیں۔ جیسے کہ یہ سب باتیں مقدمہ بازیوں اور شرکاء کے ساتھ تقسیم حصص میں دیکھی جاتی ہیں۔ لالچ کی نیت سے ایک دوسرے سے پیش آتے ہیں۔ نفسانی جذبات کے مقابلہ میں بہت کمزور ہیں۔ اس وقت تک کہ خدا نے ان کو کمزور کر رکھا ہے گناہ کی جرأت نہیں کرتے۔ مگر جب ذرا کمزوری رفع ہوئی۔ اور گناہ کا موقعہ ملا۔ تو جھٹ اس کے مرتکب ہوتے ہیں۔ آج اس زمانہ میں ہر ایک جگہ تلاش کر لو۔ تو یہی پتہ ملے گا کہ گویا سچا تقوےٰ بالکل اٹھ گیا ہے۔ اور سچا ایمان بالکل نہیں ہے۔ لیکن چونکہ خدا تعالےٰ کو منظور ہے کہ ان کا سچا تقوےٰ اور ایمان (تخم) ہرگز ضائع نہ کرے۔ جب دیکھتا ہے کہ اب فصل بالکل تباہ ہونے پر آئی ہے تو اور فصل پیدا کر دیتا ہے۔ وہی تازہ بتازہ قرآن موجود ہے جیسا کہ خدا تعالےٰ نے کہا تھا۔ انا نحن نزلنا الذکر وانا لہ لحافظون۔ بہت سا حصہ احادیث کا بھی موجود ہے اور برکات بھی ہیں۔ مگر دلوں میں ایمان اور عملی حالت بالکل نہیں ہے۔ خدا تعالےٰ نے مجھے اسی لئے مبعوث کیا ہے کہ یہ باتیں پھر پیدا ہوں۔ خدا نے جب دیکھا کہ میدان خالی ہے۔ تو اس کی الوہیت کے تقاضا نے ہرگز پسند نہ کیا۔ کہ یہ میدان خالی رہے۔ اور لوگ ایسے ہی دور رہیں۔ اس لئے اب ان کے مقابلہ میں خدا تعالےٰ ایک نئی قوم زندوں کی پیدا کرنا چاہتا ہے۔ اور اسی لئے ہماری تبلیغ ہے کہ تقوےٰ کی زندگی حاصل ہو جائے"۔ (البدر ۱۳ ر فروری ۱۹۰۳ء)

اخبار احمدیہ

درخواست ہائے دعا (۱) مولوی رحمت علی صاحب مبلغ جاوا کی لڑکی رحمت النساء بعارضہ درد معدہ بیمار ہے (۲) محمد اقبال صاحب قریشی لاہور کا بھتیجا اختر بعارضہ بخار بیمار ہے۔ (۳) خانزادہ امیر اللہ خانصاحب ساکن ہنمیلہ ضلع مردان بوجہ بندش پیشاب بہت تکلیف میں ہیں۔ ان کی صحت کے لئے اور (۴) سید محمد سرور شاہ صاحب ایم۔ اے بی ٹی معہ اپنی والدہ اور بھاوجہ شرقی افریقہ کے لئے روانہ ہو گئے ہیں۔ ان کے خیریت سے پہونچنے کے لئے دعا کریں ؛

ولادت خاکسار کے ہاں ۵ ہجرت ۱۳۲۰ ہش لڑکا تولد ہوا۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ نے عبد المنان نام تجویز فرمایا۔ احباب دعا فرمائیں اللہ تعالےٰ بچہ کو نیک خادم دین اور صاحب عمر بنائے۔ خاکسار عبد اللہ خان ہیڈ کلرک برما آئل فلز منگلاں اٹک۔

دعائے مغفرت (۱) منشی محمد رفیق صاحب مدرس مدرسہ چک ۹۹ شمالی سرگودہا جو کہ عرصہ دو تین ماہ سے بیمار ہو کر یہاں سے گئے ہوئے تھے۔ بقضائے الٰہی راہی ملک عدم ہو چکے ہیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون چونکہ منشی صاحب کی وفات ایسے مقام پر ہوئی ہے۔ جہاں کوئی احمدی نہیں تھا۔ احباب ان کا جنازہ غائب پڑھیں اور دعائے

اناجیل کی تاریخی حیثیت

اس وقت دنیا کے مذاہب میں عیسائیت کا بہت چرچا ہے۔ اور اس کی تبلیغ و اشاعت پر عیسائی جس قدر روپیہ صرف کرتے اور دیگر ذرائع سے کوشش کرتے ہیں۔ اس کی مثال کہیں اور نہیں ملے گی۔ انجیل کے تراجم دنیا کی قریباً ہر زبان میں کئے جا چکے ہیں۔ اور مختلف ذرائع پر عمل کرنے اور روپیہ کو پانی کی طرح بہانے کی وجہ سے اس مذہب کو جہلاء کے طبقہ میں ایک حد تک کامیابی بھی ہو رہی ہے۔ اور عجیب تر بات یہ ہے کہ عیسائی منّاد اس مذہب کو نہایت بے باکی کے ساتھ اسلام کا مدِ مقابل قرار دیتے ہیں۔ حالانکہ اگر موازنہ کیا جائے تو اسلام کے مقابلہ میں عیسائیت کی کچھ حقیقت ہی نظر نہیں آتی۔ آج ہم مسیحیت کے ماخذ یعنی اناجیل کی حیثیت مختصراً بیان کرتے ہیں۔

اس زمانہ میں جس مجموعہ کو اناجیل کہا جاتا ہے۔ وہ چار بڑے صحائف پر مشتمل ہے۔ متی۔ مرقس۔ لوقا اور یوحنا۔ لیکن کتنی عجیب بات ہے۔ کہ ان میں سے ایک بھی صحیفہ بانیٔ مسیحیت یعنی حضرت مسیح کا نہیں۔ بلکہ ان میں سے کوئی بھی ان کی زندگی میں مرتب نہیں ہوا۔ اس کے مقابلہ میں قرآن کریم اس وحی کا مجموعہ ہے جو رسول کریم صلے اللہ علیہ و آلہٖ وسلم پر خدا تعالےٰ کی طرف سے نازل ہوئی۔ اور جس میں سے ایک شوشہ بھی کم و بیش نہیں۔ پھر حضرت عیسےٰ علیہ السلام کے وہ وعظ و نصائح جو آپ نے اپنے الفاظ میں مختلف مواقع پر بیان فرمائے۔ وہ بھی نہیں ملتے۔ اور ہمارے سامنے اناجیل کے جو صحائف ہیں۔ وہ نہ تو خدا تعالےٰ کا کلام ہیں۔ اور نہ حضرت یسوع مسیح کا۔ حتیٰ کہ وہ ان شاگردوں کا کلام بھی نہیں جنہیں یسوع مسیح کی صحبت کا شرف حاصل ہوا۔

پہلی کتاب متی کی ہے جو یسوع مسیح کے حواری متی کی طرف منسوب کی جاتی ہے۔ مگر تاریخ سے یہ بات ثابت ہے، کہ وہ متی کی لکھی ہوئی نہیں ہے۔ کہا جاتا ہے کہ متی کی لکھی ہوئی کتاب کا نام لوجیا (Logia) تھا جو عرصہ سے مفقود ہے۔ موجودہ متی کی انجیل یسوع مسیح کے حواری متی کی لکھی ہوئی نہیں ہے۔ بلکہ اس کا مصنف کوئی گمنام اور غیر معروف آدمی ہے۔ جس نے اس تصنیف کے لئے دیگر کتابوں کے علاوہ ممکن ہے لوجیا سے بھی استفادہ کیا ہو۔ اس کا ایک ثبوت جو اسی میں سے دیا جاتا ہے یہ ہے کہ اس میں متی کا ذکر اس طرح کیا گیا ہے۔ جس طرح کسی غیر آدمی کا کیا جاتا ہے۔ چنانچہ باب ۹ آیت ۹ میں لکھا ہے۔

”یسوع نے آگے بڑھ کر متی نام ایک شخص کو محصول کی چوکی پر دیکھا۔“ مسیحی محققین کا خیال ہے۔ کہ یہ کتاب حضرت مسیح کی وفات کے ۴۱ سال بعد ۷۰ء میں لکھی گئی۔ اور بعض ۹۰ء کی تصنیف بتاتے ہیں۔

دوسری کتاب مرقس کی ہے۔ اور اسی کی تصنیف تسلیم کی جاتی ہے لیکن یہ امر ثابت ہے۔ کہ مرقس یسوع مسیح کا حواری نہیں تھا۔ البتہ بعض لوگوں کا خیال ہے کہ یسوع مسیح کو جب صلیب دی گئی۔ تو وہ تماشائی کی حیثیت سے وہاں موجود تھا۔ بہرحال یہ ثابت نہیں۔ کہ اس نے یسوع مسیح سے شاگردانہ حیثیت میں اکتساب کیا۔ مرقس دراصل پطرس حواری کا مرید تھا۔ اور پطرس سے جو کچھ سنتا اسے یونانی عبارت میں قلم بند کر لیتا۔ عیسائی مصنفین اسے بالعموم ”پطرس کا ترجمان“ کہتے ہیں۔ یہ کتاب ۶۳ء اور ۷۰ء کے درمیان کے کسی وقت کی تصنیف مانی گئی ہے۔

تیسری کتاب لوقا کی طرف منسوب ہے۔ اس میں کوئی کلام ہی نہیں کہ لوقا نے یسوع مسیح کو دیکھا ہی نہیں۔ چہ جائیکہ ان سے براہ راست کسی استفادہ کی سعادت پائی ہو۔ وہ پولوس کا مرید تھا ہمیشہ اسی کی صحبت میں رہا۔ اپنی انجیل میں اسی کے خیالات کی ترجمانی کی۔ سینٹ پال کے متعلق مسیحی تحقیقات یہ ہے۔ کہ وہ خود یسوع مسیح کی صحبت سے محروم تھا۔ اور واقعہ صلیب سے چھ سال کے بعد اس مذہب میں داخل ہوا۔ بعض محققین اسے ۵۷ء کی بعض ۶۳ء اور بعض ۸۰ء کی تصنیف بتاتے ہیں۔

چوتھی کتاب یوحنا کی انجیل ہے۔ کہا جاتا ہے کہ یہ بھی مشہور حواری یوحنا کی لکھی ہوئی نہیں۔ بلکہ کسی غیر معروف یوحنا نے یسوع مسیح سے بہت بعد یعنی ۹۰ء میں اور بقول مسٹر ہارنک ۱۱۰ء میں لکھی۔

ان بیانات سے ظاہر ہے کہ ان کتابوں میں سے جو آج عیسائیت کی بنیاد سمجھی جاتی ہیں۔ کسی ایک کا سلسلہ بھی اس مذہب کے بانی تک نہیں پہونچتا۔ اور اس لئے قطعی اور یقینی طور پر نہیں کہا جا سکتا۔ کہ یسوع مسیح نے کیا کہا اور کیا نہیں کہا۔ اناجیل کی حیثیت پر غور کرتے وقت اس امر کو بھی مدنظر رکھنا ضروری ہے۔ کہ اناجیل سب کی سب پہلے یونانی میں لکھی گئیں۔ حالانکہ یسوع مسیح اور ان کے تمام حواریوں کی زبان عبرانی تھی۔ زبان کے اختلاف سے خیالات کی تعبیر اور ان کے بیان میں جو اختلاف پیدا ہوتا ہے وہ ظاہر ہے ایک اور امر قابل غور یہ ہے۔ کہ دوسری صدی عیسوی سے قبل اناجیل کو ضبط تحریر میں لانے کی کوئی کوشش نہیں کی گئی۔ سن ۱۵۰ء تک عام عقیدہ عیسائیوں کا یہ تھا۔ کہ تحریر کی نسبت زبانی روایت زیادہ بہتر ہے دوسری صدی کے آخر میں اس خیال میں تبدیلی ہوئی۔ اور عہد جدید کا پہلا مستند متن قرطاجنہ کی کونسل میں منظور کیا گیا۔ جو ۳۹۷ء میں منعقد ہوئی۔ اس وقت دنیا میں اناجیل کا قدیم ترین نسخہ جو پاپائے روم کے کتب خانہ میں ہے چوتھی صدی عیسوی کا ہے۔ اس سے پہلے کا کوئی نسخہ اب تک دستیاب نہیں ہو سکا۔ اس لئے نہیں کہا جا سکتا۔ کہ اناجیل کی اصل صورت کیا تھی۔ اور اصل و نقل میں کیا اختلافات ہیں۔

یہ تمام باتیں جن کا ماخذ مشہور اہل علم عیسائی مصنفین کی تصانیف یعنی Dummelows Commentary on the holy Bible. اور Encyclopaedia Biblica (Millmans History of Christianity ہیں۔ اناجیل کی تاریخی حیثیت کو اچھی طرح مبرہن کر رہی ہیں۔ اور ظاہر ہے کہ ان کتابوں پر جس مذہب کی بنیاد ہو اسکی حیثیت کیا ہو سکتی ہے۔

فوری توجہ کے قابل اعلان

بتایا گیا ہے کہ بعض جماعتوں میں ”الفضل“ یا ”فاروق“ میں سے کوئی بھی اخبار نہیں جاتا۔ جس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے۔ کہ ایسے احباب بہت سے مسائل اور تحریکات سے ناواقف رہتے ہیں۔ ایسی جماعتوں کے بعض مستعد کارکنوں یا سیکرٹریوں کے پتے فی الفور مطلوب ہیں۔ تا ان کے لئے کچھ وقت تک اخبار کا انتظام کیا جاوے۔ جن دوستوں کو ایسی جماعتوں کے افراد کے پتے معلوم ہوں۔ وہ ایک ہفتہ کے اندر اندر مطلع فرمائیں۔

خاکسار۔ ابوالعطاء جالندہری قادیان

غیر مبایعین مخالفین احمدیت کی صف میں

مسئلہ جنازہ کے متعلق ایک موازنہ!

(۴)

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام غیر احمدیوں کا جنازہ پڑھنا جائز سمجھتے تھے یا نہیں؟ یہ وہ سوال ہے جسے ان دنوں غیر مبایعین کی طرف سے بڑے شد و مد کے ساتھ پیش کیا جا رہا ہے۔ اس سوال کو ان کے نزدیک اتنی اہمیت حاصل ہے کہ پیغام صلح لکھتا ہے:۔ "اصل چیز جو غور طلب ہے۔ اور جس پر سلسلے کے تمام اختلافات کے فیصلہ کا دارومدار ہے وہ جنازہ کا مسئلہ ہے" (۲۸ اپریل) گویا گزشتہ ستائیس برس کی طویل مدت میں جس قدر متنازعہ فیہ مسائل پیدا کئے گئے۔ اور جن کی خاطر غیر مبایعین کے اکابرین نے "خدا کے رسول کی تختگاہ" اور اس کے مقدس شعائر کو چھوڑنا۔ اور اپنی وصیتوں کو منسوخ کرا لینا گوارا کر لیا۔ ان سب کی تہ میں یہی جذبہ کارفرما تھا کہ جماعت احمدیہ اپنے محبوب آقا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے منکرین کا جنازہ کیوں نہیں پڑھ سکتی؟ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ بہرکیف غیر مبایع دوستوں کو اس مسئلہ پر بہت فخر و ناز ہے۔ حتیٰ کہ جناب مولوی محمد علی صاحب بڑی تحدی کے ساتھ فرماتے ہیں کہ میں اس فیصلہ کے لئے کہ کیا حضرت مسیح موعود نے غیر احمدی کا جنازہ جائز قرار دیا ہے یا نہیں۔ چودھری سر محمد ظفر اللہ خان صاحب کو ثالث ٹھہراتا ہوں۔ قادیانی جماعت کے بڑے سے بڑے مولوی کو ثالث ٹھہراتا ہوں۔ اگر جماعت قادیان جیسا کہ ان کا دعویٰ ہے دس لاکھ ہے تو ان دس لاکھ آدمیوں میں سے ایک ایک کو ثالث ٹھہراتا ہوں"۔ لیکن اتنی تحدیوں اور چیلنجوں کے باوجود افسوس ہے کہ ہمارے غیر مبایعین دوست معقول اور سنجیدہ دلائل کے میدان میں بالکل تہی دامن ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ کی حقیقت افروز تصنیف "مسئلہ جنازہ کی حقیقت" کے شائع ہونے کے بعد سوائے فرسودہ اور پامال باتوں کے کوئی ایک بھی معقول دلیل اپنے مسلک کی تائید میں پیش نہیں کر سکے۔

مسئلہ جنازہ کے متعلق تفصیلی علم احباب "مسئلہ جنازہ کی حقیقت" کے مطالعہ سے حاصل کر سکتے ہیں۔ اس جگہ میں اپنے گزشتہ مضمون کے تسلسل میں نہایت اختصار کے ساتھ اس مسئلہ کے متعلق بھی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ارشادات اور غیر مبایعین کے خیالات بطور موازنہ پیش کرتا ہوں۔ احباب ان سے بخوبی اندازہ لگا سکتے ہیں کہ اس مسئلہ میں غیر مبایعین کو کس حد تک حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا احترام منظور ہے:

حضرت مسیح موعود علیہ السلام

(۱) سرسید کی وفات پر لاہور کی جماعت نے ان کا جنازہ پڑھنے کے لئے عرض کیا۔ اس پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا۔ "اور لوگ نفاق سے کوئی کارروائی کریں تو کر بھی جائیں۔ مگر ہم پر تو ضرور غضب الٰہی نازل ہو۔ اور فرمایا ہم تو ایک محرک (یعنی خدا) کے ماتحت ہیں۔ بے اس کی تحریک کے کچھ نہیں کر سکتے۔ نہ ہم کوئی کلمہ بد اس کے حق میں کہہ سکتے ہیں اور نہ کچھ اور کر سکتے ہیں۔ تفویض الی اللہ کرتے ہیں۔ (یعنی ہم سرسید مرحوم کے متعلق کوئی برا کلمہ نہیں کہتے مگر ہم ان کا جنازہ بھی نہیں پڑھتے بلکہ ان کے معاملہ کو حوالہ بخدا کرتے ہیں) فرمایا جس تبدیلی کے ہم منتظر بیٹھے ہیں۔ اگر ساری دنیا خوش ہو جائے اور ایک خدا خوش نہ ہو تو کبھی ہم مقصود حاصل نہیں کر سکتے" (عکسی خط حضرت مولوی عبدالکریم صاحب مرحوم۔ الفضل ۲۸ مارچ ۱۹۱۵ء)

غیر مبایعین

(۱) مولوی محمد علی صاحب غیر احمدیوں کے متعلق فرماتے ہیں:۔

"بطور احسان یعنے ان کے ساتھ مزید نیکی کرنے کے لئے ان کے حق میں ہم دعا کرتے ہیں۔ ہم ان کا جنازہ بھی پڑھ لیتے ہیں"

(ردّ تکفیر اہل قبلہ صفحہ ۷۹)

(ب) "بانی سلسلہ ان لوگوں کے جنازے کو جائز سمجھتے تھے جو احمدی جماعت میں شامل نہیں"

(ہر ایک مسلمان کو ثالث بننے کی دعوت)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام

(۲) (الف):۔ مسئلہ جنازہ ہی کے ذیل میں فرماتے ہیں:۔

"جو شخص ظاہر کرتا ہے کہ میں نہ اِدھر کا ہوں نہ اُدھر کا ہوں۔ اصل میں وہ بھی ہمارا مکذب ہے۔ اور جو ہمارا مصدق نہیں اور کہتا ہے کہ میں ان کو اچھا جانتا ہوں وہ بھی مخالف ہے۔ ایسے لوگ اصل میں منافق طبع ہوتے ہیں"

(البدر ۲۴ اپریل ۱۹۰۳ء)

(ب) "اگر کوئی خاموش رہے نہ تصدیق کرے نہ تکذیب۔ تو وہ بھی منافق ہے"

(الحکم ۳۰ اپریل ۱۹۰۳ء)

غیر مبایعین

(۲) "بات صاف ہے۔ تکذیب کے معنے ہیں دوسرے کو جھوٹا کہنا تصدیق کے معنے ہیں دوسرے کو سچا کہنا۔ ان دونوں کے درمیان ایک حالت ہے۔ جس میں آدمی نہ تکذیب کرتا ہے نہ تصدیق کرتا ہے بلکہ خاموش رہتا ہے .... حضرت صاحب نے خود بھی تسلیم فرمایا ہے۔ جہاں پہلے مکذبین کا ذکر کیا۔ پھر ماننے والوں کا۔ اور پھر ان دونوں کے درمیان ایک گروہ کا اور اسی کو بڑا گروہ قرار دیا۔ جن کے جنازے پڑھنے کی اجازت بھی دی" (ٹریکٹ فیصلہ بحیثیت ثالث)

(ب) "یہ فرق تو خود حضرت صاحب نے کیا۔ میں نے نہیں کیا۔ کہ جو مکفر و مکذب ہیں ان کا جنازہ نہ پڑھو۔ اور دوسروں کا پڑھ لو"

(خطبہ از پیغام ۳۰ اپریل ۱۹۴۱ء)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام

(۳) مسئلہ جنازہ ہی کے متعلق استفسار ہونے پر فرمایا:۔ "خواہ مخواہ تداخل جائز نہیں۔ خدا فرماتا ہے کہ تم ایسے لوگوں کو بالکل چھوڑ دو۔ اگر وہ چاہے گا۔ تو ان کو خود دوست بنا دے گا۔ یعنی وہ مسلمان ہو جائیں گے خدا نے منہاج نبوت پر اس سلسلے کو چلایا ہے مداہنت سے ہرگز فائدہ نہ ہوگا۔ بلکہ اپنا حصہ ایمان کا بھی گنوا دو گے"

(البدر ۱۵ مئی ۱۹۰۳ء)

غیر مبایعین

(۳) "بانی سلسلہ اپنے دعویٰ کی ابتداء سے لے کر اپنی زندگی کے آخری دنوں تک یعنے ۱۹۰۸ء تک اس بات پر قائم رہے۔ کہ غیر احمدی کا جنازہ جائز ہے۔ بلکہ آخر میں ایک دوسرے کے جنازوں میں شامل ہونے کو ایک مبارک کام قرار دیا۔ تاکہ احمدیوں اور دوسرے مسلمانوں کے تعلقات بہتر ہوں"

(ہر ایک مسلمان کو ثالث بننے کی دعوت)

مندرجہ بالا سطور میں نہایت صاف اور واضح اختلاف نظر آتا ہے: (۱) غیر مبایعین غیر احمدیوں کا جنازہ جائز سمجھتے ہیں۔ مگر حضرت مسیح موعود علیہ السلام اس فعل کو "نفاق" اور "غضب الٰہی" کو بھڑکانے والا قرار دیتے ہیں (۲) غیر مبایعین حضرت اقدسؑ کے متعلق کہتے ہیں کہ حضور نے ان لوگوں کے جنازے پڑھنے کی اجازت دی تھی۔ جو "نہ تکذیب کریں نہ تصدیق بلکہ خاموش رہیں" اور دوسری طرف غیر مبایعین تسلیم کرتے ہیں کہ حضور نے "مکفر و مکذب" کا جنازہ پڑھنا منع فرما دیا تھا۔ اس کے بالمقابل حضرت مسیح موعودؑ اس گروہ کو بھی جو نہ اِدھر کا ہو نہ اُدھر کا "مکذب" "مخالف" اور "منافق" خیال فرماتے ہیں۔ گویا جس گروہ کا جنازہ پڑھنے کے لئے ہمارے مبایعین بیتاب ہو رہے ہیں حضرت اقدسؑ نے انہیں بھی "مکذب" قرار دیدیا۔ اور مکذب کے متعلق غیر مبایعین خود تسلیم کرتے ہیں کہ انکا جنازہ پڑھنے کی اجازت نہیں (۳) غیر مبایعین حضرت مسیح موعودؑ کی طرف یہ خیال منسوب کرتے ہیں کہ غیر احمدیوں کا جنازہ پڑھنا ایک "مبارک کام" ہے کیونکہ اس سے "احمدیوں اور دوسرے مسلمانوں کے تعلقات بہتر" ہوتے ہیں۔ لیکن سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام واضح الفاظ میں ارشاد

بچوں کی تعلیم و تربیت کے چند اصول

ہماری ترقی کا راز آئندہ نسلوں کی صحیح تربیت پر منحصر ہے۔ اور اسوقت جبکہ دنیا بہت مشکل دور میں سے گذر رہی ہے اور کچھ پتہ نہیں کہ آئندہ نظام عالم کیا ہوگا۔ یہ معاملہ اور بھی غور طلب ہے۔

بچے کی تربیت میں ماں اور باپ دونوں کا حصہ ہوتا ہے۔ ماں کا کام بچے کو صرف جھولا جھلانا۔ پہنانا اور کھلانا ہی نہیں۔ اسی طرح باپ کا کام محض روپیہ کمانا نہیں ان کاموں کے علاوہ اُن کے ذمہ اپنی اولاد کی روحانی و جسمانی غور و پرداخت کا اہم کام بھی ہے۔ چونکہ اپنے وقت کا زیادہ حصہ بچہ اپنی ماں کے ساتھ بسر کرتا ہے۔ اسلئے باپ کی نسبت ماں کی ذمہ داری زیادہ ہوتی ہے۔ مردوں اور عورتوں کو کامیاب اور اچھے والدین ہونے کیلئے خود صحیح مضبوط اور وسیع تجربہ پر مبنی شخصیت کا مالک ہونا چاہیئے۔ کیونکہ قدم قدم پر ان کو اپنے بچوں کی زندگی کے مختلف شعبوں اور پیچیدہ حصوں کو سلجھانا پڑتا ہے۔ عام طور پر یہ فرض کر لیا جاتا ہے۔ کہ تمام نقائص بچے میں ہیں۔ یا اس میں پیدا ہوں گے۔ حالانکہ اس سے پہلے بڑوں کو زیر بحث آنا چاہیئے۔ اسی بات کے پیش نظر میرا خیال ہے کہ خود والدین کی شخصیت اعلیٰ اور وسیع تجربہ والی ہونی چاہیئے۔ عموماً تمام والدین اپنے بچوں کی نسبت بڑی بڑی امیدیں رکھتے ہیں اور ان کی اخلاقی اور روحانی حالت کی نسبت خوش آئند خواب دیکھتے ہیں۔ انکا جی چاہتا ہے۔ کہ ان کے بچے تمام اچھی عادتوں کا مجموعہ ہوں۔ لیکن ان میں سے کتنے ہیں جنہیں خود وہ عادتیں موجود ہوتی ہیں ؟ اس کا ٹھیک اندازہ لگانا مشکل ہے۔

چھوٹے بچے کی زندگی میں مختلف عادتوں کا راسخ کرنا اس کو یہ محسوس کراتا ہے۔ کہ اسکی زندگی روز بروز زیادہ محفوظ اور اطمینان بخش ہوگی۔ ایک چھوٹے بچے کیلئے یہ مطمئن کرنیوالی بات ہے کہ اُسکو کھانا مقررہ وقت پر مہیا ہوگا۔ یا سردیوں کے دنوں میں وہ گرم آرام دہ بستر پر سوئیگا۔ یا وقت مقررہ پر نہائیگا۔ بچپن کے چند سالوں میں والدین کے یہ چھوٹے چھوٹے فیصلے بچوں کے لئے بڑا گہرا مطلب رکھتے ہیں۔ اور بیشمار چھوٹی چھوٹی باتوں کی الجھن میں پڑنے سے بچاتے ہیں۔ نیز اسطرح بچوں کو حکومت کرنے کے مادہ کا پتہ لگتا ہے۔ جو والدین سے شروع ہوتا ہے۔ اور رفتہ رفتہ ان کی شخصیت میں جذب ہو جاتا ہے۔ انہی معمولی باتوں سے انسان کی اخلاقی زندگی کی تعمیر شروع ہوتی ہے۔ والدین کے قائم کئے ہوئے معیار اور حد بندیاں بچوں کیلئے گہرا اثر رکھتی ہیں۔ پیشتر اس کے کہ ان میں ان کو سمجھنے اور ان کے مطابق چلنے کی صلاحیت پیدا ہو۔

والدین کے لئے یہ سمجھنا بہت ضروری ہے کہ بچے ان کے معیاروں کو آہستہ آہستہ جُوں جُوں انکی عمر اور عقل بڑھتی جائیگی سمجھتے جائینگے دراصل اچھی عادتیں حکماً نہیں سکھائی جا سکتیں۔ بلکہ ماحول ایسا بنانا چاہیئے۔ کہ بچہ پسندیدہ عادتیں خود بخود سیکھ سکے۔

حقیقی تربیت کیلئے چند لازمی امور مثلاً عقل۔ نمونہ۔ اور کنٹرول کی ضرورت ہے۔ اور یہ بھی ایک ضروری امر ہے۔ کہ بہت چھوٹی عمر میں اور بعد میں بھی بچوں کی زندگی میں ضابطہ ایک ضروری چیز ہے۔ کیونکہ بچوں میں مختلف خواہشات اور جذبے ہوتے ہیں۔ جن میں سے بعض نقصان رساں بھی ہوتے ہیں۔ ان سے بچوں کو روکنا ضروری ہے۔ لیکن یہاں بھی ایک حد تک فطرت خود ہی بہت سی باتوں سے بچنا سکھاتی ہے۔ مثلاً سوئی سے کھیلنا۔ آگ سے کھیلنا۔ چاقو وغیرہ کا استعمال عام طور پر دیکھا گیا ہے۔ کہ والدین اکثر اچھی عادتیں سکھاتے ہوتے مارپیٹ اور بیجا غصہ سے کام لیتے ہیں۔ اس کے مقابلہ میں بعض والدین بچوں کیلئے کامل آزادی چاہتے ہیں۔ لیکن حقیقت میں دونوں کا ہی طریقہ غلط ہے۔ زدو کوب کرنے سے اور بے جا غصہ ظاہر کرنے سے ہمیشہ احتراز کرنا چاہیئے۔ کیونکہ ان باتوں سے بچوں پر اچھا اثر نہیں ہوتا۔ کیونکہ بار بار سختی کرنے سے بچے والدین کو دشمن سمجھنے لگتے ہیں۔ دوسری طرف بچوں کو کامل خود مختاری دینا بھی بچہ کے لئے نقصان دہ ہوتا ہے۔ والدین کے رنج اور ناراضگی کا صحیح استعمال بہت ضروری ہے۔ لیکن رنج اور ناراضگی کے اظہار کیلئے مارپیٹ کے علاوہ اور بھی کئی مؤثر طریقے ہیں جن سے بچے کو اپنی غلطی کا احساس ہوتا اور وہ اس پر نادم ہوتا ہے۔ مثلاً کوئی ایسا کام جس کے کرنے یا ہونے سے اس کو خاص خوشی ہوتی ہو بند کر دینا۔ صاف کپڑے بدلنا۔ ہمجولیوں سے ملنا جلنا۔ یا باہر سیر کے لئے جانا۔ کئی ایسے مؤثر طریقے ہیں۔ جو حالات کے مطابق سوچے جا سکتے ہیں۔ اور یقیناً انکا اثر زدوکوب سے زیادہ ہوگا۔ کیونکہ یہ سزائیں ایسی سزا سے بدرجہا بہتر ہیں۔ جبکہ ماں بچے کو کسی ناپسندیدہ حرکت پر چند تھپڑ لگا کر بعد میں خود ہی فوراً چھاتی سے لگالے۔ اگر غصہ اور ناراضگی ہو تو ایک وقت معین تک اس کا اثر ہونا چاہیئے ورنہ اس کے خلاف عمل کرنے سے بچہ محبت کی بھوک سے بے نیاز ہونا سیکھ لیگا تربیت کی سکیم میں تسلسل ہونا چاہیئے اور اسی سلسلہ میں یہ بات یاد رکھنی چاہیئے کہ احکام دینے سے بہت حد تک گریز کرنا چاہیئے۔ بلکہ اچھی بات سکھانے اور منوانے کیلئے خود نمونہ بن کر بچے کے سامنے پیش ہونا چاہیئے۔ مثلاً ایک بچے سے یہ کہنا کہ تم صبح اٹھ کر سب کو السلام علیکم کہا کرو۔ دانت صاف کیا کرو اور اپنے سب کام وقت کی پابندی سے کرو۔ اتنا مؤثر نہیں ہوتا۔ جتنا اگر کہنے کے ساتھ ساتھ جب سب بڑے اٹھیں تو السلام علیکم کہیں۔ خود وقت کی پابندی کر کے بچوں کے سامنے نمونہ پیش کریں۔ اسطرح یقیناً بچے کے دل پر زیادہ اثر ہوگا۔ کیونکہ وہ سوچیگا۔ کہ سب لوگ یہ کام کرتے ہیں۔ مجھ کو بھی کرنے چاہئیں۔ اس طرح اس کے دل میں خود بخود تحریک ہوگی۔ باوجود اسکے کہ روزمرہ کی زندگی میں احکام کی تعداد کم سے کم ہونی چاہیئے۔ لیکن پھر بھی کبھی نہ کبھی احکام صادر کرنے ہی پڑتے ہیں۔ اسلئے جب احکام جاری کئے جائیں۔ تو پھر انکی خلاف ورزی نہیں برداشت کرنی چاہیئے۔ نیز ان میں بھی تسلسل اور ربط پیدا کرنا چاہیئے۔ اور ان کی خلاف ورزی پر سزا کو بھی قانون قدرت کی طرح نہ ہٹنے والی بنایا جائے۔ یعنی لما تقولون ما لا تفعلون کی پابندی کی جائے۔ اس کی پابندی تربیت کے کئی دوسرے شعبوں میں بھی لازم ہے۔ دیکھا گیا ہے۔ کہ کئی مائیں اپنے بچوں سے یونہی غیر ارادی طور پر ایسی باتیں کہہ دیتی ہیں۔ جنکا کوئی مطلب نہیں ہوتا۔ مثلاً نہ رو۔ شام کو میلے میں جانا۔ یا منہہ دھو لو پھر مٹھائی دونگی۔ وہ بچارا خوشی خوشی منہہ دھلوا لیتا ہے۔ لیکن وعدہ شدہ مٹھائی ندارد۔ اور رونا بند کر دینے پر میلہ وغیرہ بھی جھوٹ موٹ کا سراب۔ اسطرح بچہ کو جھوٹ بولنے کا خیال ہو جاتا ہے۔ چونکہ ماں باپ کے افعال کا بچے کے دل پر گہرا اثر پڑتا ہے۔ اسلئے وہ بھی جھوٹ بولنے لگ جاتا ہے۔ اسی طرح مختلف اشیاء مثلاً مائی بچا اور کوکو وغیرہ سے بچے کو ڈرایا جاتا ہے۔ یہ بھی از حد بُرا ہے۔ اسطرح بچوں کے دل میں خوف اور بُزدلی کا مادہ پیدا ہوتا ہے۔ جو شجاعت کے عنصر کو کمزور کرتا ہے۔ نیز جھوٹ کی عادت بھی ترقی کرتی ہے۔ کیونکہ وہ دیکھتا ہے کہ ہر دفعہ رونے پر اُس کو ان چیزوں سے ڈرایا جاتا ہے۔ مگر وہ کبھی نکلتی یا آتی دکھائی نہیں دیتیں۔

حصول علم میں بھی کئی باتوں کو مدنظر رکھنا پڑتا ہے۔ کوشش کرنی چاہیئے۔ کہ تعلیم شوق کی بنا پر ہو۔ ڈر اور لالچ کی بنا پر نہ ہو۔ اور ہمیشہ آسان سے مشکل کی طرف ہو۔ بچہ کے علم کے شوق اور خواہش کو پورا کیا جائے۔ اور بڑھایا جائے۔ بچے میں تعجب اور تجسس کا مادہ بہت زیادہ ہوتا ہے بہت حد تک اس کو پورا کرنا چاہیئے۔ اس سلسلے میں بچہ اپنے والدین سے بہت سوال کرتا ہے۔ جو بعض اوقات والدین کو لایعنی معلوم ہوتے ہیں۔ لیکن والدین کو بہت تحمل اور عقلمندی سے کام لیتے ہوئے سوالات کا مناسب جواب ضرور دینا چاہیئے۔ اور جھڑکنا نہیں چاہیئے۔ بلکہ اسی طرح انکو کئی مفید باتیں اور معلومات سکھائی جا سکتی ہیں۔

جہاں تک ہو سکے بچے کی تربیت ایسے رنگ میں کرنی چاہیئے۔ کہ وہ بڑا ہو کر خود اپنے آپ کو سنبھال سکے نہ کہ ہر وقت اسکو اگر کوئی سیدھی راہ بتانے والا ہو تو اس کی پیروی کرے۔ ورنہ گو مگو کا عالم اس پر طاری ہو جائے۔ اس کے لئے ایسے مواقع وقتاً فوقتاً پیدا کرنے چاہئیں۔ جہاں وہ اپنی قوتِ فیصلہ استعمال کر سکے۔ یہ موٹے موٹے چند اصول ہیں۔ جو ممکن ہے کچھ کارآمد ثابت ہوں۔

قمر النساء اہلیہ محمد عطاء اللہ صاحب

جان جاتی ہے تو جائے مگر عہد بہر حال پورا ہونا چاہیئے

سیدنا حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ تعالےٰ فرماتے ہیں:-
"اگر وہ خوشی سے کسی قربانی کے لئے اپنے آپ کو پیش کرتے ہیں۔ تو پھر چاہے جان بھی چلی جائے۔ انہیں اس عہد کو مرتے دم تک نباہنا چاہیئے۔ اور کسی قسم کی سستی میں مبتلا نہیں ہونا چاہیئے"۔

وہ جو تحریک جدید کے بقایادار ہیں۔ حضور کا یہ فرمان پڑھیں۔ اور اپنے بقائے کی رقم ادا کریں۔ انہیں یاد رہے۔ کہ حضور ایدہ اللہ تعالےٰ نے ازراہ ترحم فیصلہ فرمایا ہے۔ کہ جو بقایادار اپنا بقایا ۳۰ ستمبر تک مرکز میں داخل کر دے۔ یا جولائی سے قسط وار ادا کرنا شروع کر دے۔ یا وہ جو کسی متوقع رقم کے خیال میں وعدہ کر چکے ہیں۔ مگر کسی کسی سال سے وہ رقم نہیں ملی۔ وہ اب قسط وار ماہوار ادا کرنا شروع کریں۔ جب وہ رقم مل جائے۔ تو اس وقت جس قدر قسطیں ادا کی ہوں۔ وہ منہا کر کے بقیہ رقم داخل کر دیں۔ بقایا داران کو خطبہ مع حساب ارسال کیا جا چکا ہے۔ اور بعض کے جواب آنے بھی شروع ہو گئے ہیں۔ چنانچہ ایک دوست جن کے ذمہ سال اول کے تیس۔ اور چہارم کے پینتالیس تھے۔ وہ اسی ارسال کر رہے ہیں۔ ایک سکرٹری مال نے چھ سال کا بقایا خطبہ پڑھتے ہی ارسال کر دیا ہے۔ ایک دوست نے لکھا ہے۔ کہ میں جب تک اپنا بقایا ادا نہ کر لوں۔ اس وقت تک پانچ روپیہ ماہوار ارسال کرتا رہوں گا۔ اگر ایک قسط بھی میں ناغہ کروں۔ تو اس سزا کا مستحق ہوں۔ وہ ساتویں سال کے لئے لکھتے ہیں۔ کہ میں نومبر ۱۹۴۱ء میں یکمشت ادا کروں گا۔ پس احباب کو اپنا بقایا یکمشت یا قسط وار ادا کرنا چاہیئے۔ اگر کسی بقایا دار نے نہ معقول جواب دیا۔ اور نہ عملاً بقایا ادا کیا۔ تو مجبوراً ایسے احباب کی فہرست ۳۰ ستمبر کے بعد حضور کے پیش کر کے شائع کر دی جائے گی۔ ہر ایک بقایا دار کو یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ بقایا کی ادائیگی کی یہ شرط ہرگز نہیں۔ کہ یکمشت ادا کیا جائے۔ بلکہ قسطوں سے ادا کیا جا سکتا ہے۔ اور بقایا کی ایسی تقسیم بھی کی جا سکتی ہے۔ جو بہر حال دسویں سال کے آخر تک ادا ہو جائے۔ پس بقایا دار اسے غور سے پڑھیں۔ اور اس پر عمل کر کے رضائے الٰہی حاصل کریں۔

فنانشل سکرٹری تحریک جدید

چودھری اللہ بخش صاحب مرحوم کے مختصر حالات زندگی

چودھری اللہ بخش صاحب راجپوت ساکن قلعہ صوبہ سنگھ تقریباً ۹۵ سال کی عمر میں ۲۰ مئی ۱۹۴۱ء کو وفات پا کر اپنے مولا سے جا ملے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ ہمارے گاؤں میں سب سے پہلے چودھری عبداللہ خان صاحب راجپوت نے قریباً ۱۸۹۶ء میں احمدیت قبول کی۔ ان کے ذریعہ میرے والد مولوی حکیم فضل کریم صاحب مرحوم نے ۱۹۰۱ء کے قریب بیعت کی۔ اور میرے والد صاحب کے ذریعہ چودھری اللہ بخش صاحب ۱۹۰۳ء کے قریب سلسلہ عالیہ احمدیہ میں داخل ہوئے۔ ان کی قابل ذکر خوبی یہ تھی۔ کہ باوجود ان پڑھ ہونے کے تمام ضروری دینی مسائل سے واقفیت رکھتے تھے۔ دوسری خوبی ان میں یہ تھی۔ کہ انہوں نے اپنی زندگی میں تنگی کا زمانہ بھی گزارا۔ مگر بڑے صابر رہے۔ پھر خدا تعالےٰ نے ان کو اپنے فضل سے فراخی عطا کی۔ اور اس زمانہ میں بھی ان میں کسی قسم کا کبر نہ پیدا ہوا۔

چندوں میں باقاعدہ حصہ لیتے تھے۔ چنانچہ جب فصل کا غلہ گھر میں آ جاتا۔ تو بیٹے کا رندہ سے کہتے۔ کہ فوراً سب غلہ کا حساب کر کے جو چندہ بنتا ہے۔ ادا کر دو اگر چندہ کی ادائیگی میں ایک دانہ کی کمی بھی باقی رہی۔ تو خدا کے حضور تم جواب دہ ہو گے۔ جب چندہ ادا کر چکتے۔ تو بہت خوش ہوتے۔ کہ خدا تعالےٰ کی طرف سے جو ذمہ واری مجھ پر عائد تھی اس سے میں سبکدوش ہو گیا۔ صدقات بھی کثرت سے دیتے تھے۔ ان کو بندش پیشاب کی شکایت تقریباً چودہ سال سے چلی آتی تھی۔ کبھی دورہ ہو جاتا۔ اور کبھی افاقہ۔ مرض الموت میں تقریباً ۲-۳ ماہ بیمار رہے۔ پیچش کی شکایت ہو گئی۔ اور اسی سے ان کا انتقال ہوا۔

ان کی وفات سے جو صدمہ ان کے لواحقین کو پہنچا۔ وہ تو لازمی تھا۔ مگر جماعت احمدیہ قلعہ صوبہ سنگھ کو بھی بہت صدمہ پہنچا ہے۔ مرض الموت میں جب کبھی مجھے ان سے ملنے کا اتفاق ہوا۔ اپنے پوتے کو اٹھا کر یہ خواہش ظاہر کرتے کہ اسے بچے خدا تجھے مخلص احمدی بنائے۔ مگر مصلحت ایزدی کے ماتحت ان کی یہ خواہش پوری نہ ہو سکی۔ ابھی ۲۸-۲۰ دن ہی ان کی وفات پر گزرے تھے۔ کہ ان کا پوتا بھی قریباً ۲ سال کی عمر میں وفات پا گیا۔

وہ اپنے گھر میں اکیلے احمدی تھے۔ ان کے فوت ہو جانے سے جماعت میں ایک مخلص فرد کی کمی آ گئی ہے۔ احباب چودھری اللہ بخش صاحب کے لئے دعائے مغفرت کریں۔ اور یہ بھی دعا کریں۔ کہ خدا تعالےٰ ان کے گھرانے میں احمدیت قائم کرے۔ خاکسار حکیم عنایت اللہ۔ از قلعہ صوبہ سنگھ۔

ماہواری رپورٹ بھیجنے والی جماعتیں

نظارت ہذا نے اعلان کیا تھا۔ کہ تعلیم و تربیت کے متعلق ماہوار کارپورٹ ہر ماہ کی ۱۰ تاریخ تک مرکز میں بھجوا دی جایا کرے۔ اور جو جماعتیں رپورٹ بھیجیں گی۔ ان کے نام شائع کئے جایا کریں گے۔ ذیل میں ان جماعتوں کے نام درج کئے جاتے ہیں۔ جن کی طرف سے ماہ ہجرت و ماہ احسان (مئی و جون ۱۹۴۱ء) کی رپورٹیں موصول ہوئی ہیں:-

(۱) اوڑھ ضلع شاہ پور۔ (۲) ترہال۔ ریاست جموں (۳) سرگودھا (۴) سید والہ (۵) اوجلہ ضلع گورداسپور۔ (۶) انبالہ (۷) محمد آباد سندھ (۸) ناصر آباد سندھ (۹) دوہڑی سندھ (۱۰) مبارک آباد سندھ (۱۱) نصرت آباد سندھ۔ (۱۲) محمود آباد سندھ (۱۳) کمال ڈیرہ سندھ۔ (۱۴) پٹیالہ (۱۵) چک ۱۵۶ بہاول پور۔ (۱۶) لائل پور۔ (۱۷) دارالبرکات قادیان۔ (۱۸) اجمیر (۱۹) حسن باڑہ سندھ۔ (۲۰) مسعود آباد سندھ (۲۱) محمد آباد۔ (سندھ)۔ (۲۲) حیدر آباد سندھ (۲۳) احمد آباد سندھ (۲۴) کراچی سندھ۔ (۲۵) کیمبرتھ (۲۶) ماہتال ضلع گجرات۔ ناظر تعلیم و تربیت قادیان۔

تفسیر کبیر نایاب ہو رہی ہے

حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی تفسیر کبیر از سورۃ یونس تا آخر سورہ کہف اب قریب الختم ہے۔ صرف چند نسخے باقی ہیں۔ اس کے دوسرے ایڈیشن کے جلدی شائع کرنے کی کوئی تجویز نہیں۔ لہٰذا ضرورتمند احباب اسے حاصل کرنے کے لئے جلدی کریں۔ ورنہ چند دنوں تک یہ حصہ نایاب ہو جائے گا۔ بہت جلد اپنا آرڈر مع قیمت دفتر تحریک جدید میں ارسال فرمائیں۔ اسی تفسیر کی چند جلدیں جو صرف سورہ یوسف سے آخر سورہ کہف تک ہیں۔ یعنی صفحہ ۲۷۳ تا صفحہ ۷۰۰ ان کی قیمت ۴ روپے فی نسخہ تجویز کی گئی ہے۔ لہٰذا جو دوست صرف یہ حصہ خریدنا چاہیں وہ بحساب ۴ روپے فی نسخہ رقم ارسال فرمائیں۔ (انچارج تحریک جدید)

وصایا کی منسوخی کا اعلان

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز نے منسوخ کر دی ہیں:—

(۱) خواجہ عبدالرحمن صاحب رینجر کشمیر ۲۰۴۴ بقایا زائد از چھ ماہ
(۲) چوہدری محمد یعقوب صاحب انسپکٹر ٹیکس حصار ۲۳۴۴ " "
(۳) منشی محمد علی صاحب مختار عام ملک عمر علی صاحب ضلع ملتان ۲۳۴۸ " "
(۴) ڈاکٹر احسان علی صاحب قادیان ۲۳۷۴ " "
(۵) سید فخر الاسلام صاحب اوورسیر نکودر ۲۴۵۷ " "
(۶) مستری محمد اسمٰعیل صاحب گھونہ ضلع شیخوپورہ ۲۴۸۷ " "
(۷) ملک بوستان خانصاحب خوجم گوجر ۲۵۱۱ " "
(۸) حافظ محمد عبداللہ صاحب گشن ضلع جالندھر ۲۶۶۵ " "
(۹) ملک حسن خانصاحب حسینی تاجداران ضلع سرگودھا ۲۶۷۵ " "
(۱۰) غلام قادر صاحب کوٹ قیصرانی ضلع ڈیرہ غازیخان ۲۷۷۹ " "
(۱۱) احمد صبر یزید صاحب جاوا ۲۸۱۳ بقایا زائد از چھ ماہ
(۱۲) محمد حسین صاحب گھٹیالیاں حال رائے ونڈ ۲۹۷۱ " "
(۱۳) شیخ عباد اللہ صاحب وکیل دھوری ۳۲۰۱ " "
(۱۴) حکیم محمد حسین صاحب کورووال ۳۴۸۸ " "
(۱۵) منشی خورشید عالم صاحب گجرات ۳۵۷۷ " "
(۱۶) شیخ ولی محمد صاحب صابر بھگواڑہ کلرک آرسنل ۳۵۸۴ " "
(۱۷) منشی بشیر احمد صاحب کھڑیانوالہ ۳۷۱۰ " "
(۱۸) مستری عبداللطیف صاحب لاہور چھاؤنی ۳۷۳۸ " "
(۱۹) امۃ الحق صاحبہ بہار پور حصہ آمد کی وصیت نہیں کرتیں

سیکرٹری بہشتی مقبرہ

ڈاکٹر فیروزالدین صاحب کا پتہ درکار ہے

ڈاکٹر فیروزالدین صاحب ہوشیارپوری کی ایک لمبے عرصے سے کوئی اطلاع موصول نہیں ہوئی۔ اگر کسی دوست کو ڈاکٹر صاحب موصوف کے موجودہ ایڈریس کا علم ہو۔ یا ڈاکٹر صاحب خود یہ اعلان پڑھیں تو فوراً دفتر بیت المال کو اپنے مکمل ایڈریس سے اطلاع دیں۔ نیز اپنے گھر میں بھی خط لکھ دیں کیونکہ انکے گھر میں بڑی گھبراہٹ اور پریشانی ہے۔

ناظر بیت المال

ساٹھ برس کے اوپر کے تندرست اصحاب کے حالاتِ زندگی

اس سال میری ناچیز زندگی کے ۶۰ برس پورے ہو جانے پر میرے عزیزوں اور دوستوں نے یہ رائے دی کہ میری ڈائمنڈ جوبلی بڑی شان سے منائی جاوے۔ مجھے یہ بات پسند نہ ہوئی۔ امرت دھارا کی جوبلی منائی اور بات ہے۔ مگر اپنی جوبلی منائیں اور جلسہ اور پارٹیوں میں اپنی تعریفیں سننی میں مجھے شرم محسوس ہوئی۔ اسواسطے میں نے اس کی اجازت نہیں دی مگر اس موقعہ پر ایک بات کرنے کا خیال ہوا۔ کہ ایسے اشخاص مرد یا عورت جنکی عمر ۶۰ سال یا اوپر ہو اور اپنی تندرستی و طاقت کو قائم رکھے ہوئے ہیں۔ انکی طرزِ زندگی اور انکی صحت قائم رکھنے کے راز معلوم کر کے دوسروں کو بتلائے جاویں۔ اسی میں میں بھی اپنے طریقِ زندگی اور صحت و طاقت کے راز لکھ دونگا۔ اس سے پبلک کو بہت فائدہ ہوگا کیونکہ تجربہ سب سے بڑا راہنما ہے۔ ایسے سوالات بنائے جائینگے جن سے ان کی پوشاک۔ خوراک و غسل۔ ورزش۔ کام کاج سب باتوں کا پتہ لگیگا۔ انکی جسمانی حالت آنکھ۔ دانت۔ ناک کان اندرونی و بیرونی اعضاء کی صحت کا پورا علم ہوگا۔ اور پڑھنے والے جان سکیں گے۔ کہ ہر ایک کی قیامِ صحت میں کیا راز پوشیدہ ہے۔ یہ کام تب ہو سکیگا۔ اگر اس نیک کام میں سب بھائی امداد کریں۔ اسواسطے بذریعہ اس اخبار کے سب بھائی بہنوں کو جنکی عمر ۶۰ سال سے اوپر ہو چکی ہے۔ اور عام طور پر انہوں نے اپنی صحت کو قائم رکھا ہو درخواست کی جاتی ہے۔ کہ وہ پہلے ایک کارڈ پر صرف اتنا لکھکر بھیجدیں۔ میری عمر ساٹھ سے اوپر ہے۔ میں آپکے سوالات کا جواب دونگا یا دونگی۔ اور فوٹو بھی بھیجدی جاویگی۔ نیچے پورا نام و پتہ ہو۔ کافی بھائیوں کی منظوری آنے پر سوالات انکی خدمت میں بھیجدیئے جاوینگے۔ جواب آنے پر انکو کتابی صورت میں معہ نتائج کے چھاپا جاویگا۔ ہر مذہب و ملت و قوم کے مرد و عورتوں کو حصہ لینا چاہیئے۔ (ٹھاکر دت شرما وید موجد امرت دھارا لاہور)

سٹ امتحانی کتب

امسال نظارت تعلیم و تربیت کی طرف سے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتب کے امتحان کے نصاب میں مندرجہ ذیل کتب مقرر کی گئی ہیں۔ اسلئے ان کی قیمت میں خاص رعایت کر دی گئی ہے:—

(۱) ایام الصلح اردو ۱۲ر

(۲) براہین احمدیہ حصہ چہارم ۸ر مکمل چار حصوں کی قیمت ۸ر

(نوٹ) نیز حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ستر کتب کا سٹ صرف پچیس ۲۵ روپیہ میں طلب فرمائیں۔

مینیجر بک ڈپو تالیف و اشاعت قادیان

کیا آپکو علم ہے (کہ) "الفضل" کا ہفتہ وار نمبر کیوں زیادہ مقبول ہے

(اسلئے کہ)

(۱) اس کے ذریعہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا خطبہ جمعہ جلد سے جلد احباب تک پہنچایا جاتا ہے۔

(۲) اسمیں ہفتہ وار یکجائی طور پر جماعت کے متعلق ضروری خبریں خلاصۃً پیش کی جاتی ہیں۔

(۳) ہفتہ بھر کے جنگی حالات کا مرقع پیش کیا جاتا ہے۔

(۴) ان تمام خوبیوں کے باوجود اس کی قیمت صرف اڑھائی روپیہ سالانہ ہے۔

کیا اب بھی وہ دوست جو روزانہ "الفضل" نہیں خرید سکتے اس کی خریداری سے محروم رہیں گے؟

"مینیجر"

دواخانہ خدمتِ خلق کی مجرب ادویہ

ہمارے دواخانہ میں تمام نسخے حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ اور دہلی کے مشہور عالم شریف خانی خاندان کے اطباء کے اعلیٰ اجزاء سے تیار کردہ مناسب قیمت پر مل سکتے ہیں۔ ہمارے تیار کردہ نسخوں کی عمدگی کا اندازہ آپ دواخانہ کی مفرد ادویہ کو دیکھ کر لگا سکتے ہیں۔ خاص طور پر تلاش کر کے ہندوستان کے مختلف گوشوں سے جمع کی جاتی ہیں۔ اس کے علاوہ ہمارے ہاں کی تیار کردہ خاص ادویہ نہایت مفید اور مجرب ہیں۔ اور سینکڑوں آدمی ان کا تجربہ کر کے فائدہ اٹھا چکے ہیں۔ آج ہم ان میں سے ایک خاص دوا یعنی

سرمہ ممیرا خاص

کو پیش کرتے ہیں۔ یہ سرمہ نہایت مجرب ہے۔ اور ہمارا تجربہ ہے۔ کہ اس وقت جسقدر سرمے ایجاد ہوئے ہیں۔ سب سے بہتر ہے۔ آنکھ کی تمام امراض میں مفید ہے۔ اور بینائی کی کمزوری میں خاص طور پر مفید ہے۔ کئی خریداروں کی شہادت ہے۔ کہ اس کے لگانے کے بعد چند دن میں خاص نظر تیز ہو گئی۔ اور دوسرے سرمے جہاں ناکام رہے۔ اس سے حیرت انگیز فائدہ ہوا۔ اس کے خریداروں میں سے چند نام درج ذیل کئے جاتے ہیں۔ اس سے آپ اس کی قدر کا اندازہ لگا سکتے ہیں۔ حضرت جناب مرزا بشیر احمد صاحب ایم۔ اے۔ صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب۔ صاحبزادہ مرزا منیر احمد صاحب۔ مکرمہ محترمہ بیگم صاحبہ حضرت نواب محمد علی خان صاحب آف مالیرکوٹلہ۔ مکرمہ محترمہ بیگم صاحبہ حضرت میر محمد اسحٰق صاحب۔ مکرمہ محترمہ بیگم صاحبہ حضرت میر محمد اسمٰعیل صاحب۔ مکرمہ محترمہ بیگم صاحبہ جناب مرزا عزیز احمد صاحب ای۔ اے۔ سی۔ جناب شیخ بشیر احمد صاحب امیر جماعت احمدیہ لاہور۔ جناب چوہدری شیخ محمد صاحب سیالی ایم۔ اے ناظر اعلیٰ۔ خانصاحب نعمت اللہ خان صاحب۔ ایس۔ ڈی۔ او۔ ان کے علاوہ اور بہت سے معززین قادیان اور باہر کے اصحاب اس دوا کو خرید چکے ہیں اور اس کے مفید ہونے کا تجربہ کر چکے ہیں۔ قیمت فی تولہ عہ ۶ ماشہ ۸ر ۳ ماشہ ۱۰ر

ملنے کا پتہ:— مینیجر دواخانہ خدمتِ خلق قادیان (پنجاب)

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں!

ماسکو ۱۸ جولائی - انقرہ ریڈیو کا بیان ہے کہ سمالنسک کی تسخیر کے بعد جرمن فوجوں کے لئے ماسکو کی طرف پیشقدمی آسان ہو گئی ہے سویڈن کے اخبارات لکھتے ہیں کہ جرمن فوجیں ماسکو اور لینن گراڈ کی طرف برق رفتاری سے بڑھ رہی ہیں۔ فن لینڈ ریڈیو کا بیان ہے کہ جرمن فوجیں دو ہفتوں کے اندر اندر ماسکو پر قبضہ کر لیں گی۔ ماسکو ریڈیو کا بیان ہے کہ خواہ روس کو مقامی طور پر نقصانات ہوں۔ مگر بالآخر جرمنی کو شکست ہوگی۔

لنڈن ۱۷ جولائی - حکومت جاپان نے وشی گورنمنٹ کو الٹی میٹم دیا ہے۔ اور مطالبہ کیا ہے کہ اسے ہند چینی میں بحری اور ہوائی اڈے استعمال کرنے کی اجازت دی جائے۔ مارشل پیتاں کو جو مراسلہ بھیجا گیا ہے۔ اس میں صرف چند روز کی مہلت دی گئی ہے سنگاپور میں ہر پہلو سے تیاریاں مکمل کی جا رہی ہیں۔

انقرہ ۱۷ جولائی - ٹرکش حلقوں کو معلوم ہوا ہے کہ بین الاقوامی صورت حالات نازک ہونے پر امریکہ پرتگال کے دو جزائر میں جنگی اڈے قائم کرنے کی کوشش کرے گا۔ اور برطانیہ اس میں مزاحم نہ ہوگا۔

شملہ ۱۷ جولائی - ۱۲ ستمبر ۱۹۴۱ء کو کنبھ کا میلا منعقد ہو رہا ہے۔ جس کے انتظامات میں وزرائے پنجاب ذاتی طور پر دلچسپی لے رہے ہیں آنریبل میاں عبدالحی کو اس کا انچارج بنایا گیا ہے۔ ایک آئی۔ سی۔ ایس کو چیف انگزیکٹو آفیسر مقرر کیا گیا ہے۔ دو لاکھ روپیہ کے صرف سے پانی کے لئے ٹیوب ویل طیار کئے جائیں گے۔ اور ایک لاکھ روپیہ عام انتظامات کے لئے منظور کیا گیا ہے۔

امرتسر ۱۷ جولائی - احراری لیڈر شیخ حسام الدین کو جو حال میں رہا تھے۔ آج پھر یہاں گرفتار کر لیا گیا۔ معلوم ہوا ہے۔ انہیں منٹگمری میں ڈیفنس آف انڈیا ایکٹ کے ماتحت نظر بند کر دیا جائے گا۔

بیروت - ۱۷ جولائی - آج اتحادی جرنیلوں نے شہر کا باقاعدہ چارج لے لیا۔ وشی کا ہائی کمشنر جنرل ڈینٹز پہلے ہی شام جا چکا ہے۔

لنڈن ۱۷ جولائی - بحرالکاہل کے پانچ برطانی جزیروں کی بندرگاہوں میں غیر ملکی جہازوں کی آمد پر پابندیاں عاید کر دی گئی ہیں۔ اور اب انہیں رات کے وقت ان میں نقل و حرکت کی اجازت نہ ہوگی۔ فلپائن کے ساتھ ساتھ بھی سرنگیں بچھا دی گئی ہیں۔

لنڈن ۱۸ جولائی - رائٹر کے نامہ نگار نے اطلاع دی ہے۔ کہ وائسرائے ہند کی ایگزیکٹو کونسل کے ممبروں کا اعلان اگلے ہفتہ کے شروع میں کیا جائے گا۔

ٹوکیو - ۱۸ جولائی - پرنس کنوئی نے نئی وزارت قائم کر لی ہے۔ جس میں وزیر بحر اور وزیر جنگ کو بھی شامل کیا گیا ہے مسٹر متسوکا کو نئی وزارت میں نہیں لیا گیا۔ ابھی یہ معلوم نہیں ہو سکا کہ نئی وزارت کی پالیسی کیا ہوگی۔ آج روس کے سفیر نے جاپان کے نائب وزیر خارجہ سے بات چیت کی۔

لنڈن ۱۸ جولائی - آج لارڈ ہیلی فیکس نے ایک تقریر کرتے ہوئے کہا کہ برطانیہ جاپان سے جھگڑا نہیں کرنا چاہتا۔ مگر اس کا یہ بھی مطلب نہیں کہ چونکہ وہ جنگ یورپ میں الجھا ہوا ہے۔ اس لئے اپنے کسی حق پر حملہ کی اجازت دے دیگا۔

ماسکو ۱۸ جولائی - روسی اعلان میں بتایا گیا ہے۔ کہ وائٹ رشیا میں زبردست لڑائی ہو رہی ہے۔ نیز نووگراڈ کے علاقہ میں یوکرین میں جو جرمن فوجیں بڑھ رہی تھیں انہیں روک دیا گیا ہے بالٹک کے محاذ پر بھی جنگ زور شور کی ہو رہی ہے۔

لنڈن ۱۸ جولائی - برطانی ہوائی جہازوں نے کل کولون اور رائن لینڈ کے دوسرے صنعتی شہروں پر بم برسائے کئی جگہ آگ لگ گئی۔ مگر موسم کے خراب ہونے کی وجہ سے نقصانات کا صحیح اندازہ نہیں کیا جا سکا۔ سمندر میں دشمن کے ایک چار ہزار ٹن کے جہاز پر بم گرے۔ اور ہوائی اڈوں پر بھی چھاپے مارے گئے۔ دشمن کے ہوائی جہازوں نے برطانیہ میں ہل کے شہر پر زور کا حملہ کیا۔ کئی جگہ آگ لگ گئی۔ اور کافی نقصان ہوا۔

لنڈن ۱۸ جولائی - امریکہ اور دھار اور پٹ پر جوال دے رہا ہے۔ اس کے امریکن سپر وائزر کل رات یہاں پہنچے۔ اور جنگی وزارت کے اجلاس میں شرکت کی۔ آپ نے ایک بیان میں کہا کہ امریکہ میں بہت زیادہ تجارتی جہاز بن رہے ہیں۔ اس سال دس لاکھ ٹن کے جہاز بنیں گے۔ اگلے سال ساٹھ لاکھ ٹن کے۔ اور اس کے اگلے سال اور بھی زیادہ۔ آپ دس روز یہاں ٹھہریں گے۔ اور برطانیہ نیز مڈل ایسٹ میں سامان جنگ پہنچنے کے بارہ میں ذمہ وار لوگوں سے بات چیت کریں گے۔ آپ سے پوچھا گیا کہ امریکہ جو سامان بھیج رہا ہے کیا بحر اٹلانٹک میں اس کی حفاظت کا انتظام بھی کرے گا۔ آپ نے کہا مسٹر روزویلٹ کہہ چکے ہیں امریکہ یہ سامان پہنچایا کرے گا۔ اور ان کی یہ بات پوری ہو کر رہے گی۔

شملہ ۱۸ جولائی - آج کمانڈر انچیف جنرل ویول نے ہندوستانی فوجوں کی تعریف کی۔ آپ نے کہا مڈل ایسٹ میں مجھے ہندوستانی سپاہیوں کے ساتھ کام کا موقعہ ملا ہے۔ انہوں نے ہر موقعہ پر میرا ہاتھ بٹایا ہے۔ اور مجھے فخر ہے کہ میں ایسے بہادر لوگوں کی کمان سنبھال رہا ہوں۔

لنڈن ۱۸ جولائی - جاپانی کیبنٹ میں وزارت خارجہ کا قلمدان سابق کامرس ممبر کو دیا گیا ہے۔ آج شاہ جاپان نے اپنے محل میں نئے وزراء کو ان کے عہدوں کے اختیارات تفویض کئے۔ آج نائب وزیر خارجہ سے پریس کانفرنس میں جب نئی حکومت کی پالیسی کے متعلق سوال کیا گیا۔ تو اس نے کہا کہ ابھی میں اس کے متعلق کچھ نہیں کہہ سکتا۔ وزارت میں یہ تبدیلی روس و جرمنی کی جنگ سے پیدا شدہ نئے حالات کی وجہ سے ہوئی ہے۔

لنڈن ۱۸ جولائی - کل رات مسٹر روزویلٹ نے امریکہ کے نائب وزیر خارجہ مسٹر سمر ویلز سے مغربی ایشیا کے معاملات کے بارہ میں بات چیت کی اور اس کے بعد بحری افسروں سے امریکن حلقوں میں عام طور پر یہ خیال ہے کہ جاپان چند ہفتوں کے اندر اندر انڈوچائنا پر حملہ کر دے گا۔ بڑے بڑے تجارتی جہاز فوجی ضروریات کی وجہ سے لے گئے ہیں۔ وشی کے حلقوں میں ان باتوں کی وجہ سے بہت بے چینی پیدا ہو چکی ہے

لنڈن ۱۸ جولائی - آج تیسرے پہر سوویٹ گورنمنٹ کی طرف سے جو اعلان کیا گیا۔ اس میں سمالنسک پر جرمن قبضہ کے متعلق کچھ نہیں کہا گیا۔

لنڈن ۱۸ جولائی - آج یہاں روس اور چیکوسلواکیہ کی حکومتوں میں ایک سمجھوتہ ہوا۔ جس کے رو سے دونوں ایک دوسرے کے پاس اپنے سفیر بھیجیں گے اور جرمنی کے خلاف ایک دوسرے کا ساتھ دیں گے۔ روس میں ایک چیکوسلواکین فوجی دستہ بھی تیار کیا جائیگا۔ جو روسی ہائی کمانڈ کی ہدایات کے مطابق کام کرے گا۔

دہلی ۱۸ جولائی - آل انڈیا سٹوڈنٹس فیڈریشن نے روسی سفیر مقیم لنڈن کو ایک تار ارسال کیا تھا کہ روس و جرمنی کی لڑائی میں ہندوستانی طالب علموں کی ہمدردی روس کے ساتھ ہے۔ روسی سفیر نے اس کے جواب میں شکریہ کا پیغام بھیجتے ہوئے لکھا ہے کہ ہندوستانی طالبعلموں کے یہ جذبات ماسکو پہنچا دئے جائیں گے *

عبد الرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپوا کر قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر غلام نبی